سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

نیوارتی گووند انگیل اور دیگران

بنام

راونا گوڈا بھیمن گوڈا پاٹل

18 نومبر 1996

[کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹسز]

مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963:

مخصوص کارکردگی کے لئے مقدمہ۔ درخواست گزار کی والدہ نے مدعا علیہ کے والد سے قرض حاصل کیا۔ اس نے دوبارہ قرض کے معاہدے کے ساتھ مقدمہ اراضی کے بیعنامہ پر عمل درآمد کیا۔ بیعنامہ نابالغ کے نام پر کیا گیا۔ خریدار رقم واپس ملنے کے بعد دوبارہ ادائیگی کے دستاویز پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہا۔ مخصوص کارکردگی کے لئے مقدمہ۔ ٹرائل کورٹ نے مقدمہ کا حکم دیا۔ اپیلٹ کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ اجازت کے ساتھ معاہدہ نہیں کیا گیا تھا۔ عدالت کا اور چونکہ دوبارہ ضمانت کا معاہدہ نابالغ کے فائدے کے لئے نہیں تھا، لہذا مخصوص کارکردگی کے لئے حکم جاری نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مدعا علیہ کے والد نے نابالغ کے نام پر فروخت کی دستاویز حاصل کی تھی، تو وہ دوبارہ ضمانت کے معاہدے کا بھی پابند ہے۔ اپیل کنندگان مخصوص کارکردگی حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔ ٹرائل کورٹ کا فرمان بحال۔ اپیلیٹ کورٹ اور عدالت عالیہ کے فیصلے اور احکامات ایک طرف رکھ دیا گیا۔ زیر التوا مقدمہ کا نظریہ ۔ دوبارہ حاصل کرنے کے معاہدے کی مخصوص کارکردگی کے لئے مقدمہ۔ خریدار کی طرف سے فروخت کی جانے والی اراضی کا مقدمہ زیر التوا ہے۔ بعد میں کسی بھی فروخت کو زیر التوا مقدمہ کے نظریے کے تحت روک دیا جائے گا۔ بعد میں خریدار مخصوص کارکردگی کے حکم کے پابند ہے اور جائیداد کو ڈگری دار تک پہنچانے کا ذمہ دار ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 15097 آف 1996۔

1978 کے ایس۔اے۔نمبر 933 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 6.1.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لئے محترمہ رجنی، کے۔پرساد اور کے۔آر۔ناگاراجا۔

منوج اروڑہ، محترمہ نندنی مکھرجی، ایچ۔واہی اور پی۔ایس۔نرسمہا جواب دہندگان/ درخواست گذار پارٹی کے لئے۔

عدالت کا فیصلہ مندرجہ ذیل سنایا گیا:

تاخیر سے معذرت:

متبادل اور تبدیلی کی اجازت ہے۔

اجازت دے دی گئی۔

ہم نے دونوں فریقوں کے ماہر وکیلوں کی بات سنی ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کرناٹک عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی ہے، جو آر ایس اے نمبر 933/78 میں 6 جنوری 1992 کو دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ درخواست گزاروں کی والدہ رادھا بائی بیجاپور لالو کا کے پاسکیا پور گاؤں اور ریاست کرناٹک کے ضلع میں 4 ایکڑ 38 گنٹھہ زمین کی مالک تھیں۔ان کے مطابق، انہوں نے آر ایس

نمبر 299 یعنی اسی زمین میں کنواں کھودنے کے لیے سال 1961 میں مدعا علیہ کے والد سے 1000 روپے کا قرض لیا تھا۔ چونکہ وہ کنویں کی کھدائی مکمل کرنے کی حالت میں نہیں تھیں، اس لیے انھوں نے کنواں مکمل کرنے کے لیے 2000 روپے کی رقم مانگی۔ مدعا علیہ کے والد جو کانسٹیبل ہیں، نے اس شرط پر رقم جمع کرائی تھی کہ وہ اپنے نابالغ بیٹے یعنی مدعا علیہ کے حق میں فروخت کے دستاویز پر عمل درآمد کرے گی۔ اس کے مطابق، انہوں نے دوبارہ نقل وحمل کے معاہدے کے ساتھ فروخت کے معاہدے پر عمل درآمد کیا جس کے مطابق 31 اگست، 1961 کو عمل درآمد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے وقتاً فوقتاً 7000 روپے کی رقم ادا کی ہے اور انہوں نے مدعا علیہ سے دوبارہ ترسیل پر عمل درآمد کرنے کے لئے کہا تھا اور مدعا علیہ نے دوبارہ ترسیل کی دستاویز پر عمل درآمد نہیں کیا تھا، لہٰذا انہوں نے مخصوص کارکردگی کے لئے مقدمہ دائر کیا۔ ٹرائل جج نے 3 اپریل 1976 کو بیجاپور کے ایڈیشنل منصف کی فائل پر او ایس نمبر 1966-4 کا حکم جاری کیا۔ اپیل پر ایڈیشنل سول جج نے 7 نومبر 1977 کو اپیل منظور کرتے ہوئے مقدمہ خارج کر دیا۔ دوسری اپیل کو عدالت عالیہ نے خارج کر دیا۔ لہٰذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

عدالت عالیہ نے پایا کہ چونکہ دوبارہ نقل وحمل کا معاہدہ نابالغ کے فائدے کے لئے نہیں تھا، لہٰذا مخصوص کارکردگی کے لئے حکم نامہ نہیں دیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کے معاہدے میں داخل ہونے کے لئے عدالت کی اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی اور، لہٰذا، اپیل کنندہ مخصوص کارکردگی کے فوائد کا حقدار نہیں ہے۔ ہمیں اس کیس کے حقائق اور حالات میں عدالت عالیہ کے استدلال میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی، یہ دیکھا جاتا ہے کہ اپیل گزار کی والدہ جائیداد کی مالک ہیں۔ اس نے مدعا علیہ سے قرض حاصل کیا تھا اور دوبارہ ادائیگی کے معاہدے کے ساتھ فروخت کے معاہدے پر عمل درآمد کیا تھا۔ جب مدعا علیہ کے والد نے نابالغ کے نام پر فروخت کی دستاویز حاصل کی تھی، تو ظاہر ہے کہ وہ دوبارہ ضمانت کے معاہدے کا بھی پابند ہے۔ رقم وصول کرنے کے بعد، اس نے فروخت کے معاہدے پر عمل درآمد نہیں کیا تھا۔ لازمی طور پر، اپیل کنندگان مخصوص کارکردگی حاصل کرنے کے حقدار ہیں۔ ان حالات میں، یہ سوال کہ معاہدہ نابالغ کے فائدے کے لئے نہیں تھا، جو ایک قانونی تجویز ہے، حقائق پر لاگو نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ خود ساختہ جائیداد کے مدعا علیہ کے والد سے بعد میں خریدار، مقدمے کے زیر التوا ہونے کے علم کے بغیر، معاہدے کا پابند ہے۔ ہمیں اس جھگڑے میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ درخواست گزار دیوانی مقدمے میں علاج کی مانگ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد کسی

بھی فروخت کو زیر التوا مقدمہ کے نظریے کے ذریعہ روک دیا جائے گا۔لہذا، بعد میں خریدار مخصوص کارکردگی کے اس فرمان کے پابند ہے اور درخواست گزاروں کو جائیداد کو دوبارہ دینے کا ذمہ دار ہے۔ٹرائل جج کے حکم نامے کو اسی کے مطابق بحال کیا جاتا ہے اور عدالت عالیہ اور ایڈیشنل سول جج کے حکم نامے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔مدعا علیہ سے خریدی گئی رقم کی وصولی کا مداوا مناسب کارروائی میں طلب کیا جا سکتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔بنا لاگت کے۔

آر۔پی۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document